کہ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے حالانکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے پس ان احادیث مذکورہ سے یہ بات خوب واضح اور روشن ہوگئی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خوب مانگنا چاہیے اگرچہ ادنیٰ چیز کیوں نہ ہو یہانتک کہ آنحضور فرماتے ہیں کہ اگر نمک بھی کم ہو جائے تو اللہ ہی سے مانگنا چاہیے یہ قطعاً خیال کرنا چاہیے کہ اتنی حقیر چیز کو اللہ سے کیا مانگوں۔ (باقی آئندہ)

محاسنِ قرآن

(از مولوی امام الدین مظفر نگری متعلم جماعت ثانئہ رحمانیہ)

مخلوق انسان کی رہنمائی کے لیے مختلف زمانوں میں ہزارہا انبیا علیہم السلام مبعوث ہوئے اور بہت سی کتابیں لوگوں کو راہ راست پر لانے کی غرض سے اتاری گئیں جن میں چار بہت مشہور و معروف ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو۔ انجیل حضرت عیسیٰؑ کو۔ زبور حضرت داؤد کو اور قرآن مجید خدائے قدوس نے اپنے پیارے حبیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا جس طرح خود آنحضرتؐ کو تمام انبیاء پر فوقیت حاصل ہے اسی طرح کتاب قرآن مجید جو آپ پر نازل ہوئی گذشتہ تمام کتابوں پر فضیلت رکھتی ہے۔ چنانچہ مختصر طور پر قرآن مجید کی خوبیاں تحریر کرتا ہوں جو اس ناپید اکنار سمندر اور بحر بیکراں کا ایک قطرہ ہے ورنہ اس کی خوبیوں کا احاطہ امکان بشری سے باہر ہے۔

قرآن کی تعریف

قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے جسکو اس رب العزت نے سب سے پہلے لوح محفوظ سے نقل کرکے رمضان کے مہینہ میں آسمان دنیا پر اتارا پھر جب آنحضرتؐ کو خداوند تعالیٰ نے نبی بنا کر مبعوث فرمایا تو قرآن کی بعض بعض آیتیں موقع و محل کے لحاظ سے ۱۳ سال مکہ میں اور ۱۰ سال مدینہ میں اترتی رہیں۔ اس طرح ۲۳ سال کی مدت میں پورا قرآن اترا۔ لفظ قرآن مصدر ہے بمعنی پڑھنا۔ چونکہ اہل اسلام اس کی تلاوت کرتے ہیں اس مناسبت سے اس کو قرآن کہا گیا۔

قرآن کا الہامی ہونا

یہ ایک مسلم اصول ہے کہ الہامی کتاب میں پانچ باتیں ضرور ہونی چاہییں۔ یعنی اتارنے والے کا نام جس کے ذریعہ اتاری گئی، جس پر اتری، جس زبان میں اتری، اور خود اپنا نام۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید ان پانچوں امور کو صاف بیان کرتا ہے۔ چنانچہ اپنا نام قرآن مبین بتایا۔ عربی زبان بتائی۔ یہ بیان کیا کہ رب العالمین کی طرف سے رحمت للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر روح الامین جبریل علیہ السلام کے ذریعہ وحی کی گئی ہے۔ جو ہمیشہ دنیا والوں کیلئے ہدایت بنکر باقی رہے گی۔ قرآن کے الہامی ہونے پر یہ سب سے بڑی دلیل ہے کہ وہ ایک ایسی ذات پر اتارا گیا جو امی تھی یعنی جب کوئی تعلیمیافتہ ایسی تصنیف نہیں پیش کر سکتا تو بھلا ایک امی کیسے بنا سکتا ہے۔ لہذا ماننا پڑیگا کہ وہ وحی ایزدی ہے۔ کفار حضورؐ کو جانتے تھے کہ یہ امی ہیں ایسی کتاب خود نہیں بنا سکتے اور یقیناً یہ غیر معمولی کلام ہے لیکن پھر بھی ضد میں آکر کسی نے اس کو شعر کہا کسی نے جادو کسی نے قصہ کسی نے کہانت۔ الغرض جو جس کی زبان پر آیا بولا۔ مگر چونکہ قرآن

ایک سچی الہامی کتاب ہے اور سچائی ضرور رنگ لاتی ہے۔ حقیقت کسی نہ کسی دن ضرور ظاہر ہوتی ہے۔ لہذا رفتہ رفتہ بڑی سرعت اس کے ماننے والے بڑھتے چلے گئے۔ جن میں ذرا بھی دانائی کا مادہ تھا جب وہ اس پر غور کرتے تو ان کو حقانیت کا یقین آجاتا تھا۔ ایک مرتبہ عتبہ بن ربیعہ نے حضورؐ سے قرآن سنا اور سنکر اپنی مجلس میں آیا تو اس نے قریش کے سامنے بحالتِ کفر صاف کہا نہ یہ جادو ہے اور نہ شعر اور نہ کاہن کا کلام ہے۔ اس طرح قرآن نے اپنے متعلق غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ یعنی قرآن میں غور کرو اگر یہ خدا کا کلام نہیں تو ضرور اس میں اختلاف ہوگا۔ چنانچہ جن لوگوں نے اس زمانہ تک بھی قرآن میں غور کیا ہے تو ان کو صداقت ماننی پڑی ہے۔ یہ ہے قرآن کی الہامی شان!

قرآن کی تحریف سے سلامتی

اس میں شک نہیں کہ قرآن کریم سے قبل جسقدر کتابیں مستقل احکام لیکر آئیں کچھ دن گذرنے پر ان کے ماننے والوں نے ان مسائل کو اپنی منشاء کے خلاف پاکر بدل ڈالا جیسا کہ توریت اور انجیل کی حالت ہوئی کہ احبار یہود اور نصاریٰ نے اپنی اپنی کتابوں میں تحریف کی اور خدائی احکام نظر انداز کیا چنانچہ اگر آج ان کتابوں کو دیکھا جائے اور پھر آج سے پچاس برس قبل کی کتابیں دیکھی جائیں تو ہم کو بین فرق نظر آئیگا۔ اگر محرف نہ ہونے کا کسی کتاب کو فخر حاصل ہے تو وہ صرف ایک کتاب اللہ قرآن ہے۔ ایک طویل مدت گذر جانے کے بعد بھی قرآن مجید کی وہ شعاعیں جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل جبل ابوقبیس پر نمودار ہوئیں جس کی روشنی نے فاران کی چوٹیوں کو منور کردیا۔ اسی آب و تاب سے اب بھی دنیا کے ایک بڑے حصہ پر اس کی ضیا باریوں کی لہر دوڑ رہی ہے۔ اس سے بڑھکر قرآن کی کونسی خوبی ہوگی کہ اس قدر عرصہ دراز میں آیت کا بدلنا تو ایک بڑی چیز ہے اس کے زیر زبر میں بھی تو فرق نہیں آیا اور فرق کیونکر آسکے جبکہ اس کی ذمہ داری خداوند تعالیٰ نے اپنے ذمے لی ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون ۔ ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم خود اس کی حفاظت کریں گے۔ الغرض کفار مکہ نے بڑی کوشش کی اور چاہا کہ اس شمع ہدایت کو جس کی روشنی ابھی دور تک نہیں پہنچی ہمیشہ کیلئے ایک پھونک سے گل کردیا جائے مگر قرآن مجید ان کی امیدوں کے برخلاف ترقی کے مدارج کو طے کرتا گیا ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ٭ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

قرآن کی فصاحت و بلاغت

جسقدر انبیا دنیا میں مبعوث ہوئے انہیں سے ہر ایک کو خدائے تعالیٰ نے موقع اور محل کے مطابق معجزات عطا فرمائے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کو عجیب و غریب عصا چونکہ اس زمانہ میں جادوگروں کی کثرت تھی جس طرح جادو کے ذریعہ ایک چیز کی حقیقت بدل جاتی ہے اسی طرح خدا نے موسیٰؑ کی لاٹھی میں یہ تاثیر رکھی تھی جب جہاں کہیں چاہتے تھے اس سے اپنے حسب منشا کام نکال سکتے تھے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کو مردوں کا زندہ کرنا۔ اور برص کو اچھا کرنا وغیرہ کیونکہ اس زمانہ میں طبابت کا زور تھا۔ علیٰ ہذا القیاس اہل عرب کو بھی اپنی فصاحت اور بلاغت پر ناز تھا اپنے مقابلہ میں غیر کو عجمی (گونگے) خیال کرتے تھے برجستہ اشعار کہنے میں مہارت تامہ رکھتے تھے خدائے قدوس نے ایک ایسے انسان پر جو محض امی تھے اور کبھی کسی مدرسہ کی شکل بھی نہ دیکھی تھی اپنا قرآن جو اپنی فصاحت و بلاغت میں یکتا ہے نازل فرمایا۔ اس کی فصاحت و بلاغت کا خود عربوں نے بھی اعتراف کیا اور اس کے سامنے گردن خم کی جیسا کہ ایک مرتبہ کا واقعہ کہ خانہ کعبہ پر لوگ اپنے اپنے قصائد لکھکر لٹکاتے تھے اور ان کا سردار ان کو دیکھنے کی غرض سے نکلتا اور ہر ایک پر تنقیدی نظر

ڈالتا تھا ایک روز کسی صحابی نے قرآن کی ایک سورہ کوثر کو نقل کرکے بیت اللہ پر چسپاں کر دیا حسب معمول جب ان کا ادیب سردار سیر کو نکلتا ہے اور قصائد کو ملاحظہ کرتا ہے اور اس کی نظر ایسی سورہ پر پڑتی ہے جو فصاحت و بلاغت میں بے مثل تھی جس کی ہر ہر آیت اور ہر ہر لفظ میں خدا کی قدرت کا اچھا خاصا نمونہ موجود تھا تو اس کو دیکھکر حیران رہ جاتا ہے اور دیر تک غور کرتا ہے آخر کچھ دیر غور کرنے کے بعد اتنا لکھکر چلا جاتا ہے کہ یہ کلام کسی انسان کا نہیں ہے اس سے بخوبی قرآن کی فصاحت کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ کفار نے ہر چند چاہا کہ اسکا مقابلہ کریں نیز قرآن نے خود انکو تحدی کی اگر تم کو کچھ اپنی فصاحت و بلاغت پر ناز ہے تو اس جیسی ایک چھوٹی آیت بنا لاؤ جیسا کہ ارشاد ہے۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہٖ چونکہ کفار مکہ اس میں شک کیا کرتے تھے اس واسطے فرمایا کہ اے کفار مکہ اگر تم کو اس قرآن میں شک ہے اور اس پر تمہارا یقین نہیں اگر تمہارا یہ خیال سچ ہے تو اس کے مقابلہ ایک سورہ بنا لاؤ مگر قرآن کا کون مقابلہ کر سکتا ہے جو ایک زبردست بادشاہ کا کلام ہے۔ جسکا زبردست خاصہ یہ ہے کہ ایک ایسے واقعہ کو جس کو اگر تحریر کیا جائے تو کئی صفحہ تک نوبت آئے قرآن ایک ایسی جامع کتاب جس نے چند لفظوں میں ایک اچھے خاصے واقعے کو ذکر کر دیا مثلاً۔ فغشیھم من الیم ما غشیھم کے اندر فرعون کے غرق ہونیکا اور الم نشرح لک صدرک میں آنحضرتؐ کے صدر مبارک چاک ہونیکی کیفیت اجمالی پوری طرح بیان کی اس طرح بہت سے واقعات ہیں نیز قرآن کریم کی ایک زبردست خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے پڑھنے والے کی طبیعت پر اگرچہ بار بار پڑھے کسی قسم کا میلا پن ظاہر نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کو خدا نے مختلف قسم کے عنوانات سے مزین کیا ہے اور قسم قسم کے واقعات درج کیے ہیں اگر ایک طرف توحید کا بیان ہے تو دوسری جانب شرک کی مذمت اگر ایک صفحہ پر جنت کا بیان ہے تو دوسرے پر جہنم کا۔ جہاں پر وعدہ کا ذکر ہے تو وعید کا بھی اور جس کتاب کی ترتیب ایسی ہو اس سے انسان کی طبیعت پڑھنے سے نہیں اکتاتی۔

تاثیر صحیح معنوں میں کتاب کی خوبی اسی وقت معلوم ہوتی ہے کہ اس کے پڑھنے سے طبیعت پر اثر پیدا ہو خصوصاً ایسے لوگوں پر جو اس کتاب سے بیزار ہوں اور اس سے بچتے ہوں۔ چنانچہ قرآن کا یہ بھی ایک زبردست خاصہ ہے کہ جس انسان کے سامنے اسکی آیتیں تلاوت کی گئیں اس کو قرآن نے اپنے اثر سے اپنا شیدا بنایا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے اسلام کا واقعہ شاہد ہے کہ صرف قرآن کے اثر سے عمر جیسے سنگدل موم بن گئے۔ اور جو قتل نبیؐ کے ارادہ سے چلے تھے قرآن سنتے ہی ان کا کلمہ پڑھنے لگے۔ اسی طرح ایکمرتبہ کفار مکہ نے آنحضرتؐ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے ابو الولید کو روانہ کیا۔ ابو الولید نے آنحضرتؐ کے پاس مختلف شرائط پیش کئے اور دیر تک گفتگو کی۔ آنحضرتؐ نے اس کے سامنے سورہ سجدہ کی چند آیات تلاوت کیں اور سجدہ کیا جسکا اثر ابو الولید کے دل پر ایسا ہوا کہ اس نے مجلس میں جا کر لوگوں کے اس خیال کی کہ قرآن جادو ہے پرانے قصے ہیں اور شعر ہے تردید کی۔ یہ تھا کلام ربانی کا اثر جس کے سامنے عرب کے بڑے بڑے مدبرین کو سر تسلیم خم کرنا پڑا۔

الغرض قرآن مجید کلام ربانی ہے جو تمام خوبیوں کا جامع اور سب کتابوں سے افضل ہے اس کی حقیقی روشنی سے ساری دنیا تا قیامت مستفید ہوتی رہے گی۔ ؎

کلام پاک رحماں درحقیقت جانِ جاناں ہے ✣ عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے